3 نومبر 2026ء

ماحول دوست مالکاری کے فروغ میں پاکستان خواتین، کسانوں اور چھوٹے کاروباری اداروں کو مرکزی اہمیت دیتا ہے: گورنر اسٹیٹ بینک

بینک دولت پاکستان کے گورنر جمیل احمد نے اسلام آباد میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور الائنس فار فنانشیل انکلوژن (اے ایف آئی) کے چار روزہ پروگرام کا افتتاح کیا۔ یہ شمولیتی ماحول دوست قرضوں کی پالیسی پر عملدرآمد کا مشترکہ تعلیمی پروگرام ہے جس میں اے ایف آئی نیٹ ورک کے 38 بین الاقوامی نمائندے شریک ہیں جو چار برِاعظموں کے 24 ملکوں سے تعلق رکھنے والے مرکزی بینکوں اور مالی ضابطہ ساز اداروں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس سرگرمی کا مقصد ماحول دوست قرضوں پر پالیسی کے عزم سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کرنا ہے۔

گورنر نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ ماحولیاتی تبدیلی اور مالی عدم شمولیت میں گہرا تعلق ہے۔ ماحولیاتی دھچکوں سے جن لوگوں کو سب سے زیادہ خطرہ ہے وہ چھوٹے کاشت کار، چھوٹے اور بہت چھوٹے کاروباری ادارے، اور کم آمدنی والے گھرانے ہیں۔ یہی لوگ بیمہ، بچت، یا باضابطہ قرضوں جیسی سہولتیں ملنے کے امکانات سے سب سے زیادہ دور ہیں۔ گورنر نے کہا "ماحولیاتی قرضوں کو ماحول دوست سرمایہ کاری سے آگے بڑھنا ہوگا۔ اسے کمیونٹی کی مدد بھی کرنی ہوگی تاکہ وہ خطرات سے پیشگی آگاہ ہو، نقصانات برداشت کرنے کی اس کی صلاحیت بڑھے، اور وہ بدلتے ہوئے موسم کے مطابق خود کو ڈھالے"۔

گورنر نے پاکستان میں 2022ء کے تباہ کن سیلاب کی جانب اشارہ کیا۔ اس سیلاب سے تقریباً 15 ارب ڈالر کا مادی نقصان ہوا اور مزید 15 ارب ڈالر کے معاشی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ سیلاب سے 30 ملین سے زائد افراد متاثر ہوئے اور 2.2 ملین گھر تباہ ہوئے۔ گورنر نے کہا کہ صورت حال ظاہر کرتی ہے کہ مالی نظام کا ماحول دوست اور شمولیتی ہونا کیوں ضروری ہے۔ پاکستان کی پیش رفت کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہاں مالی شمولیت کی شرح 71 فیصد تک پہنچ چکی ہے، صنفی فرق گھٹ کر 27 فیصد رہ گیا ہے، اور پاکستان اے ایف آئی نیٹ ورک کے ہمسر ضابطہ کاروں کے ساتھ اپنی گرین ٹیکسانومی اور ماحولیاتی خطرات کے فریم ورک کا تبادلہ کر رہا ہے۔

گورنر نے اسٹیٹ بینک کا ترقی پسند ضوابطی فریم ورک اجاگر کیا، جس میں ماحول دوست بینکاری کے رہنما اصول (2017ء)، ماحولیاتی اور سماجی خطرے کے انتظام کا فریم ورک (2022ء)، پاکستان گرین ٹیکسانومی اور ماحولیات سے جڑے مالی خطرات کے بارے میں ضوابط کے ساتھ ماحولیاتی دباؤ کی جانچ کے رہنما اصول (دسمبر 2025ء) شامل ہیں۔

خواتین کی مالی شمولیت کے فروغ کے اقدامات پر گورنر جمیل احمد نے کہا کہ پاکستان میں خواتین کی مالی شمولیت کے پروگرام کو ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) کا تعاون حاصل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان 2025ء میں ویمن انٹرپرینیورز فنانس کوڈ کا حصہ بنا، جس میں اسٹیٹ بینک مالی صنعت کے مرکزی ادارے کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے اے ایف آئی کے چار ستونوں ترقی، فراہمی، تحفظ اور روک تھام کے متعلق پاکستان کی سرگرمیوں سے بھی آگاہ کیا۔ گرین ٹیکسانومی ماحول دوست سرگرمیوں کی سائنسی بنیاد پر درجہ بندی کرتی ہے، جبکہ ہدفی فنانسنگ اسکیموں کے ذریعے مالی خدمات سے محروم طبقات کو قرضہ دیا جاتا ہے۔ خواتین پر مرتکز پروگراموں کے ذریعے مالی مضبوطی کو تقویت دی جاتی ہے، اور ماحولیاتی خطرے سے متعلق ضوابط اور دباؤ کی جانچ سے مالی اداروں کو ممکنہ دھچکوں کے لیے تیار رہنے میں مدد ملتی ہے۔

گورنر نے کہا کہ شرکا آئندہ دنوں میں ماحول دوست مالیات کی آپریشنلائزیشن، ماحول کے لحاظ سے اسمارٹ زراعت اور نفاذ کے مسائل بشمول صنف سے متعلق رکاوٹوں کے بارے میں اپنے تجربات سے ایک دوسرے کو آگاہ کریں گے۔ انہوں نے کہا، "کسی بھی پالیسی فریم ورک کی کامیابی کا پیمانہ اس کا نفاذ اور عوام کی زندگیوں پر اس کے اثرات ہیں۔"

گورنر جمیل احمد نے شراکت داری پر اے ایف آئی کا شکریہ ادا کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ اس پروگرام کے توسط سے ہم سراداروں کے روابط مضبوط بنانے اور ممالک کے درمیان معلومات کے مستقل تبادلے میں مدد ملے گی۔

اے ایف آئی میں ممبر انگیجمنٹ اینڈ ایوالویشن کی ڈائریکٹر اسٹریٹیجی مس ابان حق اور عالمی بینک کے آپریشنز منیجر لیسی میلگارڈ نے بھی افتتاحی تقریب سے خطاب کیا۔ انہوں نے مختلف ملکوں کے اختراعی (innovative) تجربات اور شمولیتی اور ماحول دوست پائیدار مالکاری کی اچھی روایات کی عکاس معلومات کے تبادلے کے پلیٹ فارمز کو اہم قرار دیا۔ لیسی میلگارڈ نے اسٹیٹ بینک اور اے ایف آئی کے تشکیل کردہ پلیٹ فارم کو سراہا، جس کا مقصد ہم سراداروں میں سیکھنے کے عمل، شراکت اور اے ایف آئی کے رکن اداروں کے درمیان نفاذی تجربات کے تبادلے کو فروغ دینا ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں اس نوعیت کے مشترکہ پروگرام کا پہلی مرتبہ انعقاد اسٹیٹ بینک کی جانب سے پالیسی کے عملی نفاذ اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے شمولیتی اور ماحول دوست پائیدار مالکاری کو فروغ دینے کے عزم کا اظہار ہے۔ توقع ہے کہ یہ پروگرام دیرپا ادارہ جاتی روابط کو فروغ دے گا اور زیادہ جامع، موسم کے لحاظ سے لچکدار اور پائیدار مالی مستقبل کے مشترکہ وژن میں اپنا حصہ ڈالے گا۔

****